الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شمائمِ امدادیہ

عکس

قطبِ عالم حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
کے حالات ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

کتب خانہ شرف الرشید
شاہ کوٹ (شیخوپورہ) مغربی پاکستان

یا لطیف

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

شمائم امدادیہ

اردو ترجمہ

نفحاتِ مکیہ من مآثرِ امدادیہ

یعنی

حضرت قطب العالم حاجی محمد امداد اللہ صاحب چشتی صابری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالاتِ مبارکہ، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

ناشر

احقر العبید محمد حسین الرشید عفا اللہ عنہ

برائے فرم

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ، مغربی پاکستان

بارِ دوم

۱۳۸۶ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرمائیے بیشک آپ سننے والے جاننے والے ہیں۔"

ھدیہ ۲/- روپے

مطبوعہ .... نامی پریس لاہور

فہرست مضامین

کچھ انوار ظاہر ہوئے مگر بعد کو تیرگی ہو جاوے گی مناسب ہے۔ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کثرت سے نکاح کرتے تھے اور بہت جلد طلاق دے دیتے تھے ایک شخص کے کئی لڑکیاں تھیں اس نے حضرت سے یکے بعد دیگرے سب کا نکاح کر دیا اسکے احباب نے پوچھا کہ باوجودیکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تمہاری لڑکیوں کو طلاق دے دیتے ہیں پھر کیوں دوسری لڑکیوں کا نکاح ان سے کرتے ہو اس میں کیا اسرار ہے اس نے جواب دیا کہ حضرت امام حسن حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہیں میں چاہتا ہوں کہ انکا جسم شریف میری لڑکیوں سے مس ہو جاوے تاکہ وہ سب کی سب بدولت آپ کی صحبت کے پاک و جنتی ہو جائیں۔ فرمایا کہ جب ۱۲۷۶ھ میں میں حج کو گیا تھا تو بندر مخا میں اتر کر حضرت ابوالحسن شاذلی کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا اور حضرت یحییٰ الیمنی مسند نشین درگاہ حضرت ابوالحسن سے بھی ملاقات ہوئی ان سے حزب البحر کی اجازت حاصل ہوئی اگرچہ اسکی اجازت مجھے حضرت پیر و مرشد سے بھی تھی مگر تبرکاً دوسری اجازت بھی ان سے حاصل کر لی کیونکہ جامع حزب البحر کے حضرت ابوالحسن شاذلی تھے ان کے خاندان سے اجازت لینا نور علیٰ نور ہے۔ حزب نفیہ زکوٰۃ جو ان سے مجھے حاصل ہوا بہت سہل ہے اور حزب البحر کو پیا نقشہ طبع ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ جب میں مکہ مکرمہ میں مہاجر ہو کر آیا یہاں کے اکثر مشائخ سلسلہ علیہ ظاہریہ باطنیہ کے تھے وہ مجھ سے الفت تام پیش آتے تھے ایک بار میں عمرہ کیلئے تنعیم کو جا رہا تھا اور یہ وہ زمانہ تھا کہ میں تازہ ہند سے آیا تھا ایک مرد صالح مجھکو دیکھکر اپنی سواری پر سے اتر پڑے اور جب میں آگے نکل گیا تب وہ سوار ہو گئے لوٹتے وقت پھر وہ ملے اور ایسا ہی کیا میں حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے اسکے بعد ایک شخص نے میری دعوت کی جب میں انکے مکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہی بزرگ ہیں جو مسجد تنعیم کے راہ میں تھے پھر معلوم ہوا کہ وہ شیخ نامی گرامی صاحب سلسلہ بزرگ مکہ معظمہ میں نام مبارک انکا ابراہیم رشیدی ہے ملا نواب علی صاحب محمد اسمٰعیل صاحب کے پیر و مرشد ہیں۔ فرمایا کہ ابراہیم رشیدی حضرت آغا الماس کی رباط میں کئی بار میری خلوت میں تشریف لائے اور بہت عنایت فرماتے تھے اور جب چلتے تھے تو فرماتے تھے حبک فی فوادی۔ اور اپنے قلب کی طرف اشارہ کرتے تھے فرمایا کہ ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی اور حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم یا زیادہ اولیاء اللہ کے یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہکر میں نے نماز نفل شروع کر دی میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی پاس ہی نماز میں مصروف ہو گیا

اسکے آنے سے مشکل حل ہو گئی جب میں نے نماز ختم کی وہ بھی سلام پھیر کر چلا گیا۔ فرمایا کہ مطاف میں بعض وقت ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ انکے انوار میں طواف کرنا مشکل ہو جاتا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ انکے انوار و تجلیات کو دیکھا کرے اور بعض وقت ایسی ظلمات افعال شنیعہ طائفین کی ہوتی ہے کہ قلب مکدر ہو جاتا ہے اور طواف میں لذت و حظ نہیں آتا۔ فرمایا کہ جب میں دوسری مرتبہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوا مجھے مثنوی معنوی کا بڑا شوق تھا اور حرم شریف میں چند مواضع میں درس مثنوی شریف ہوتا تھا۔ فرمایا کہ حافظ غلام مرتضیٰ مجذوب مقیم پانی پت سالک مجذوب تھے حالت سلوک میں انکو جذب ہو گیا تھا ہماری بستی میں اکثر آیا کرتے تھے ایک بار غل ہوا کہ غلام مرتضیٰ پتھر مار رہے ہیں میں انکے پاس گیا مجھکو دیکھکر انہوں نے پتھر مارنا چھوڑ دیئے اور مجھے قریب بلایا میرے ہاتھ میں کوئی کتاب عشق کی تھی اسکے اوراق کھلوائے گئے جب یہ شعر نظر پڑا

عشق اول عشق آخر عشق کل — عشق شاخ و عشق نخل و عشق گل

مجھکو اشارہ کیا اور بشارت غلبۂ توحید کی دی۔ فرمایا کہ جو اسرار توحید میری زبان سے بے ساختہ نکل جاتے ہیں یہ اسی بشارت کا ثمرہ ہے۔ فرمایا ایک دفعہ میری حافظ غلام مرتضیٰ سے ملاقات ہوئی مجھے بشارت دی میں نے عرض کیا کہ میرے حوصلے کے موافق یا آپکے فرمایا تیرے موافق۔ میں بہت خوش ہوا فرمایا کہ ایک دفعہ میں صحرا میں پھر رہا تھا ایک جھاڑی میں کچھ آثار آدمی کے معلوم ہوتے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وہی مجذوب صاحب ہیں مجھکو دیکھکر بیٹھ گئے میں بھی بیٹھ گیا مجھکو توجہ جذب کی دینا شروع کی جب مجھے آثار جذب معلوم ہونے لگے میں نے حضرت پیر و مرشد کا تصور کیا اسی وقت حضرت میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گئے مجذوب صاحب تبسم کرنے لگے میں نے عرض کیا کہ تمہاری طرح مجھکو دیوانگی پسند نہیں ہے۔ فرمایا ایک بار میں ان مجذوب صاحب کے پاس گیا میرے پاس ایک لنگی تھی فرمانے لگے کہ اسکو بچھا دو مولوی قلندر صاحب مع اپنے معشوق کے آتے ہیں میں نے پوچھا مولوی صاحب کہاں ہیں فرمایا ابھی آتے ہیں تھوڑی دیر میں مولوی قلندر صاحب مع محمد حسین صاحب کے کہ ان سے محبت کرتے تھے آئے مجذوب صاحب نے انکو میری لنگی پر بٹھانا چاہا مولوی صاحب نے انکار کر کے کہا کہ مجھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا چاہتے ہو مجذوب صاحب مولوی قلندر صاحب کی بڑی تعظیم کرتے تھے حتیٰ کہ اگر ننگے ہوتے تو اسی وقت کپڑا اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتے اسکا یہ سبب تھا کہ مولانا قلندر صاحب کو جناب فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حضوری تھی۔ فرمایا کہ میں دہلی میں آیا طالب علمی میں ایک سال تک رہا بعدہٗ